

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

Requirements of environmental protection, in the light of Prophet Muhammad

Muhammad Abu Bakar

M.Phil Scholar Minhaj University Lahore:

faizi9423@gmail.com

Ammad ud din Sabir

Lecturer Kips college, Lahore

Abstract

What distinguishes man from other creatures is his ability to change himself from an environment. To place oneself in a clean and healthy place, on which a person lives, there is so much filth and filth on it that the common human life is tormented by its impurity. Not the use, but the system, changed the direction of change. The air we breathe has been poisoned by industrial development with wastes from factories and chemical laboratories, and with emissions from millions of small and medium-sized vehicles. Respiratory, lung, liver, heart and skin are suffering from many diseases. Even the water that man drinks himself and feeds his cattle and irrigates the fields also contains chemicals and toxic wastes. Pollution has increased to such an extent that toxic effects are being transferred to the human body and soul through water organisms. He extraordinary increase of these elements calls for the imperative of environmental protection. Fourteen centuries ago, when apparently pollution could not even be imagined, at that time the Crown Prince of the Universe (Peace be upon him) taught and advised to keep the environment free of density and to protect the atmosphere from pollution. Principle guidance, effective teachings and practical measures in all three ways. In this paper, environmental protection will be reviewed in the light of Prophet Muhammad and in this context, the cases of contemporary usage will also be described.

Keywords: Environment, Filth, Protection, Pollution, Seasonal changes

انسان کو دوسری مخلوقات سے جو چیز ممتاز کرتی ہیں ان میں سے ایک ماحول کو اپنی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ قدیم وقتوں سے انسان اپنے ارد گرد کے ماحول کو اپنے قابو میں لانے اور اس میں تبدیلی رونما کرنے کی تگ و دو میں مشغول ہے، تاکہ خود کو آسودہ اور صحت مندر رکھ سکے۔ وہ زمین جس پر انسان بستا ہے اس پر غلاظتوں اور گندگی کا اتنا انبار نظر آتا ہے کہ عام انسانی زندگی اس کے تعفن سے اذیت میں مبتلا ہے۔ جنگلوں اور پیڑوں کے غیر متناسب استعمال بلکہ استحصال نے موسمی تغیرات کا رخ بدل دیا ہے۔ وہ ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں صنعتی ترقی کے نتیجے میں کارخانوں اور کیمیائی تجربہ گاہوں سے خارج ہونے والے فضلات سے اور لاکھوں کی تعداد میں بڑی چھوٹی فراٹے مارتی گاڑیوں سے نکلنے والی کثافتوں سے فضا اس حد تک زہر آلود ہو چکی ہے کہ انسان تنفس، پھیپڑے، جگر، قلب اور جلد کی انگنت بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی جسے انسان خود پیتا ہے اور اپنے مویشیوں کو پلاتا ہے اور کھیتوں کو سیراب کرتا ہے اس میں بھی کیمیائی مادوں اور زہریلے فضلات کی آمیزش اس قدر بڑھ چکی ہے کہ پانی کے جاندار کے ذریعے انسانی جسم و جان میں بھی زہریلے اثرات منتقل ہو رہے ہیں۔ ان عناصر کا غیر معمولی اضافہ ماحولیاتی تحفظ کی ناگزیریت کا تقاضا کرتا ہے۔ آج سے چودہ صدیاں قبل جب بظاہر آلودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اس وقت تاجدار کائنات ﷺ نے ماحول کو کثافت سے پاک رکھنے اور فضا کو آلودگی سے محفوظ کرنے کی تعلیم و تلقین فرمائی۔ اصولی ہدایت، موثر تعلیمات اور عملی اقدامات تینوں طریقوں سے ماحول کی پاکیزگی کو یقینی بنایا۔ مقالہ ہذا میں ماحولیاتی تحفظ کے تقاضوں کا جائزہ اسوہ نبوی کی روشنی میں لیا جائے گا اور اس ضمن میں عصری استفادہ کی صورتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: ماحول، موسمی تغیرات، فضلات کی آمیزش، تحفظ

ماحول کی لغوی تعریف:

ماحول اصل میں عربی زبان کے دو الفاظ ”ما“ اور ”حول“ سے مل کر بنا ہے، ”ما“ کا لفظی معنی ہے ”جو کچھ“ اور ”حول“ کا لفظی معنی ہے ارد گرد۔ یعنی جو کچھ انسان کے ارد گرد ہوتا ہے اس کو ماحول کہتے ہیں آج کل عربی زبان میں اس کو ”بیئہ“ کہا جاتا ہے۔^(۱) لغت میں لفظ ماحول ہیئت اور حالت کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ اور انگریزی میں اس کے لیے (Environment) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: ”وَحَوْلُ الشَّيْءِ: جَانِبُهُ الَّذِي يُمْكِنُهُ أَنْ يَحْوَلَ إِلَيْهِ“^(۲) کسی شے کی وہ جانب جس کا احاطہ کرنا ممکن ہو ”یہی معنی قرآن کی اس آیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

اللَّهُ يَنْوِرُهُمْ⁽³⁾ ان کی مثال (اس شخص) کی مثال کی طرح ہے جو آگ جلائے، پس جب آگ نے روشن کر دیا اس کے ماحول کو، تو لے گیا اللہ ان کی روشنی کو۔"

اصطلاح میں ماحول کی تعریف

اصطلاحی اعتبار سے ماحول ان تمام اشیاء سے عبارت ہے جن سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ یہ صرف ہوا پانی اور مٹی کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور ہر طرح کے معاشی امور داخل ہیں یعنی انسان کو اپنے گرد و پیش میں جن اشیاء سے واسطہ پڑتا ہے ان تمام اشیاء کو ملا کر ماحول بن جاتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا میں ماحول کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"Environment, the complex of physical, chemical, and biotic factors that act upon an organism or an ecological community and ultimately determine its form and survival"⁽⁴⁾

ماحولیات، جسمانی، کیمیائی اور حیاتیاتی عوامل کے پیچیدہ تعامل جو حیاتیات یا ماحولیاتی معاشرے کے گرد و پیش پر اثر انداز ہوتے ہیں اور آخر کار اس کی شکل اور بقاء کا تعین کرتے ہیں۔"

ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم

فطری ماحول میں غیر فطری عناصر کا داخل ہونا آلودگی کہلاتا ہے۔ آلودگی (Pollution) سے مراد قدرتی ماحول میں ایسے اجزاء شامل کرنا ہے کہ جس سے ماحول میں حنفی تبدیلی واقع ہو۔ آلودگی عام طور پر صنعتی کیمیائی مادوں کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ شور، حرارت یا روشنی کی توانائی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ منجم المعانی کے مطابق عربی زبان میں آلودگی کے لئے "تکونیا" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو "متلوث" کا معنی ہوگا آلودگی والا۔⁽⁵⁾

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا میں آلودگی کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"Pollution, also called environmental pollution, the addition of any substance (solid, liquid, or gas) or any form of energy (such as heat, sound, or radioactivity) to the environment at a rate faster than it can be dispersed, diluted, decomposed, recycled, or stored in some harmless form"⁽⁶⁾

آلودگی جسے ماحولیاتی آلودگی بھی کہتے ہیں، ماحول میں کسی بھی مادے (ٹھوس، مائع، یا گیس) یا توانائی کی کسی بھی شکل (جیسے حرارت، آواز، یا تابکاریت) کو اس سے کہیں زیادہ تیزی سے منتشر کرنا، پتلا یا رقیق کرنا، گلنار بوسیدہ کرنا، دوبارہ استعمال، یا کسی بے ضرر شکل میں ذخیرہ کرنا۔"

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

اس وقت آلودگی کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں جبکہ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں مادی آلودگی اور معنوی آلودگی۔ ماحولیاتی آلودگی کے بہت مضر اثرات ہیں اور اس کی چار قسمیں ہیں:

- ۱۔ زمینی آلودگی
- ۲۔ آبی آلودگی
- ۳۔ فضائی آلودگی
- ۴۔ صوتی آلودگی

ذیل میں ماحولیاتی آلودگی کی ان چار اقسام اور اسباب کو مختصر ذکر کیا جائے گا۔⁽⁷⁾

۱۔ زمینی آلودگی

اس کرہ ارض کا ایک تہائی حصہ خشکی اور دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ انسان کی تخلیق کا منبع بھی مٹی ہے جو کہ زمین کا حصہ ہے۔ ارشادِ بانی ہے:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔⁽⁸⁾

”اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتے ہوئے خشک گارے سے بنایا۔“

اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے زمین کو سنوارا اور اس پر مختلف قسم کے درخت اور پھول لگائے، نہریں اور خوبصورت چشمے جاری کیے، ہر طرف جنگلات اور کھیتیاں ہمیں نظر آتی ہیں الغرض اس کائنات کو منظم انداز میں بنایا تاکہ بنی نوع انسان کے لیے رہنے میں آسانی ہو۔

تاہم انسان نے صنعتی ترقی کی دنیا میں ایک انقلاب تو برپا کر دیا لیکن ساتھ ہی زمین کو آلودہ بھی کر دیا ہے۔ آج کل بہت سے مضر کیمیکلز ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ مثال کے طور پر پلاسٹک، ٹھوس فالتو صنعتی زہریلے مادے اور اخراج حشرات کش ادویات، مصنوعی کیمیائی کھادیں ہماری زمین کو مسلسل گندا کر رہی ہیں۔

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے اہم ہدایات فرمائی ہیں جس سے ہم زمینی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ اس لیے ان اصولوں پر عمل کرنا ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے تاکہ ہم اس گندگی سے نکل سکیں اور بہتر معاشرے کو وجود میں لاسکیں۔

۲۔ فضائی آلودگی

صاف ستھری آب و ہوا ہر انسان اور حیوان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے کیونکہ ہر جاندار سانس لیتا ہے اور یہ سب انسانوں پر فرض ہے کہ ہم گہرائی میں ان عوامل کے بارے میں بات کریں تو دو قسم کے عوامل نظر آتے ہیں ایک تو قدرتی طور پر ہونے والے واقعات جیسے جنگلات میں آگ لگ جانا اور دوسری قسم انسانی سرگرمیاں شامل ہیں جن میں گاڑیوں اور فیکٹریوں کا دھواں وغیرہ شامل ہے۔ اللہ رب العزت نے فضا کو فطری طور پر صاف ستھرا بنایا ہے۔

اس فضا کو خراب کرنے میں انسانوں کے اپنے اعمال شامل ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں فضائی آلودگی کا حصہ سب سے بڑا ہے۔ دنیا بھر میں فضائی آلودگی کا مسئلہ دن بدن شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں فضائی آلودگی کے باعث ہر سال 70 لاکھ انسانوں کی موت واقع ہو جاتی ہے جبکہ صرف 2016ء میں فضائی آلودگی کے باعث 42 لاکھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔⁽⁹⁾

ایک نئی تحقیقی سے معلوم ہوا ہے کہ طویل عرصے تک فضائی آلودگی سے متاثر رہنے کی صورت میں لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں پر بھی فرق پڑ سکتا ہے اور درجہ حرارت میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا بڑھ جانا بھی فضائی آلودگی میں شامل ہے جس سے مختلف بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔⁽¹⁰⁾ فضائی آلودگی کا سبب بننے والی چیزیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ جنگلات کا بے تحاشا کٹاؤ

ب۔ صنعتی کارخانوں کے فضلات

ج۔ ٹریفک کی بہتات اور گاڑیوں کا دھواں

د۔ زہریلی گیسوں اور تابکار شعاعوں کا اخراج

ه۔ عالمی درجہ حرارت میں تبدیلی

فضائی آلودگی کو ختم کرنے میں شجر کاری اور درختوں کا اگانا بہت اہم ہے۔ حدیث بالا بھی درخت لگانے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔ فضائی آلودگی سے چھٹکارا پانے کے لیے تعلیمات نبوی ﷺ میں ہدایات موجود ہیں۔

۳۔ آبی آلودگی

پانی اللہ تعالیٰ کا وہ انمول تحفہ ہے جس کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کی تصور بھی ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

ہم روزمرہ زندگی میں صاف پانی سے دن بدن محروم ہوتے جا رہے ہیں بلکہ پانی کے ذخائر میں بھی تیزی سے کمی آتی جا رہی ہے۔ پانی حیات زندگی کی پہلی ضرورت ہے اور یہی بڑی اہم دلیل ہے۔ یہ زمین دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے اور اس پانی کا 97 فیصد حصہ سمندروں کی صورت میں موجود ہے اور دو فیصد برفانی پہاڑ ہیں جس پر بارش اور برف باری ہوتی ہے۔ جب درجہ حرارت بڑھتا ہے تو یہی برف پانی بن کر سمندروں میں بہہ جاتا ہے۔^(۱۱)

آبی آلودگی کا بڑا سبب صنعتی، حیواناتی اور انسانی فضلہ جات دریاؤں، نہروں اور سمندروں میں بہہ جانا ہے جس کی وجہ سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ اور خام تیل اور دیگر استعمال شدہ چیزوں کا سمندر میں گرنا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کے فطری خواص کا ختم ہو جاتا ہے۔ پانی چونکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہے اس لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہم سب پر مشترکہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف رکھنے کی ترغیب دی ہے اور حکم دیا ہے کہ پانی میں گندگی نہ ڈالی جائے کیونکہ اگر پانی گندا کیا جائے گا تو اس کے مہلک اثرات ہر جاندار تک پہنچیں گے۔ زمین کا درست استعمال اور پانی کی حفاظت اور حیوانات کے ساتھ حضور ﷺ کا حسن برتاؤ تواضع اور انکساری کی بہت واضح دلیل ہے۔ سمندری آلودگی پاکستان میں سنگین صورت اختیار کر رہی ہے جو صرف آبی حیات پر ہی نہیں بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

۴۔ صوتی آلودگی

آواز اللہ تعالیٰ کی خوبصورت نعمتوں میں سے ایک ہے اور اگر یہ حد سے بڑھ جائے تو شور بن جاتی ہے اور اسی کو صوتی آلودگی کہا جاتا ہے۔ ایسی آواز جس کے سننے کی طاقت سے باہر ہو جائے تو وہ صوتی آلودگی میں شمار ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ۔⁽¹²⁾

”اور اپنی آواز کو کچھ پست رکھا کر۔“

شور کی آلودگی ایک ایسی ماحولیاتی آلودگی کی قسم ہے جس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ یہ ہماری زندگیوں اور ذہنی اور جسمانی صحت پر براہ راست اور بلا واسطہ بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ مثلاً شور سے سننے کی حس کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو انسان مسلسل شور میں زندگی بسر کرتا ہے وہ بے چینی اور اعصابی تناؤ کا شکار رہتا ہے۔

صوتی آلودگی کے بڑے اسباب میں گاڑیوں کا شور، لاؤڈ سپیکر کا بے دریغ استعمال ہے۔ اسی طرح فیکٹریوں اور بھاری مشینوں کا استعمال بھی صوتی آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ صوتی آلودگی کے خاتمے کے لیے معاشرے میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر فرد یا ادارہ صوتی آلودگی کی روک تھام میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں کسی قسم کی سستی و کاہلی اور بے راہ روی اور کوتاہی نہ برتی جائے۔

جو لوگ معاشرے میں صوتی آلودگی پھیلاتے ہیں ان کے خلاف ایسا قانون ہونا چاہیے جو آئندہ ایسے قبیح فعل سے باز آجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو اس حوالے سے محتاط رہنے کی ہدایت فرمائی۔

دکتور احمد عبدالکریم حدیث کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

يدل الحديث على كراهية رفع الصوت عموماً واستفياح فعله لما في ذلك من ذهاب بالسكون والمدو واضرار بحاسة السمع۔⁽¹³⁾

”یہ حدیث بلند آواز کی کراہت اور اس فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس میں آرام و سکون متاثر ہوتا ہے۔“

اگر ہم تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کریں تو ہر طرح کی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ صوتی آلودگی غیر محسوس طریقے سے ہماری قوت سماعت کو متاثر کرتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کا اثر

در اصل فساد نظام فطرت میں تبدیلی لانے، بگاڑ پیدا کرنے اور انسانی ماحول اور گرد و پیش کی صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے لیے اللہ نے جو انتظام و انصرام کیا ہے اس کی خلاف ورزی کرنے کا نام ہے۔ اہل لغت فساد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الفساد في أصل اللغة: هو تغير الشيء عن الحال السليمة خروج عن الاعتدال فهو ضد الصلاح، يقال فسد المملين والفاكهة والهواء إذا اعتراه تغير أو عفونة حتى أصبح غير صالح ثم استعمل لغة في جميع الأشياء والامور الخارجة عن نظام الاستقامة كالسبني والظلم والقننة وعلى قوله تعالى ظهر الفساد في البر والبحر" (14)

فساد کا معنی لغت میں کسی چیز کی حالت سلیم کا بدل جانا اور اعتدال سے نکل جانا ہے۔ فساد اصلاح کی ضد ہے کہا جاتا ہے دودھ خراب ہو گیا، میوہ خراب ہو گیا، ہوا خراب ہو گئی، جبکہ اس میں تغیر آجائے اور تعفن پیدا ہو جائے، اور وہ جڑ جائے۔ پھر بعد میں فساد کا لغوی اعتبار سے ان تمام اشیاء اور امور کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ جو نظام استقامت سے نکل گئے ہوں جیسے بغاوت ظلم فتنہ اللہ کا ارشاد ہے ظہر الفساد اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔"

جس طرح قرآن مجید میں آیا ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (15)

خشکی اور تری میں فساد انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔

لہذا جو لوگ قوانین فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں یا بدل رہے ہیں اور نظام فطرت کو درہم برہم کرنے میں لگے ہوئے ہیں یا ایسے اسباب اور عوامل پیدا کر رہے ہیں جن سے ماحولیات کو نقصان پہنچ رہا ہے، ہوا کی کثافت، فضاء کی آلودگی اور پانی کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے انسانی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

قدرت کے عطیات کا ادراک

رسول پاک ﷺ نے آسمان وزمین، سمندر، پہاڑ، حیوانات، نباتات، پرندے، جنگلات، باغات، وادیوں اور آبادیوں سب کچھ کو قدرت کے متوازن نظام کا شاہکار قرار دیتے ہوئے ان کی تخلیق پر غور کرنے، ان کی حکمتوں کو سمجھنے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی تعلیم فرمائی۔ آپ نے انسانوں تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَخْيَاهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَرِّئَ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (16)

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں

اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لیے (قدرتِ الہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔“

قرآن حکیم کی اس آیت میں حسب ذیل دس ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق براہ راست ماحولیات سے ہے:

- ۱۔ آسمان
۲۔ زمین
۳۔ دن اور رات یعنی وقت
۴۔ جہاز رانی اور سمندر
۵۔ انسانوں کی نفع رسانی
۶۔ بارش
۷۔ زمین کی روئیدگی یعنی کاشت کاری اور شجر کاری
۸۔ حیوانات کی زندگی
۹۔ ہواؤں کی گردش
۱۰۔ بادلوں کا فضا میں معلق ہونا

قدرت کے عجائبات اور انسانی ماحول اور اس کی راحت و رسانی سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء کو قرآن پاک میں بار بار مشاہدہ، مطالعہ اور سبق آموزی کے لیے انسانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی خاص طور پر ان حکمتوں کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا ہے کیونکہ اس سے ہمارے ماحول کی تشکیل ہوتی ہے اور ان کا توازن برقرار رہتا ہے۔

رسول پاک ﷺ نے قدرت کا یہ سبق بھی انسانوں کو ذہن نشین کرایا ہے کہ کائنات میں ان ساری چیزوں کو خاص اہتمام، اندازہ، توازن اور اعتدال کے ساتھ بنایا اور سنوارا گیا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد مواقع پر کائنات کے نظم و توازن اور اللہ کے مقرر کردہ معیار و مقدار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ قَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيْتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيْتَ مِنَ الْحَيِّ ط أَفَلَا تَحْسِبُونَ أَنَّ اللَّهَ فَالِقَ الْغَابِغَاتِ
يَخْلُقُ النَّارَ وَالْمَاءَ ط أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ سُبُلًا فِي الْأَرْضِ ط وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتٍ كَثِيرًا ط ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ حُمْلًا مُبْتَلًى ط فَمِنْ دُونِهِ اقْنَطَرَ عِدَّةٌ مِنْهُ ط فَجَعَلْنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعِيَالِ الْفُجَارَ - (١٧)

”بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ نکالنے والا ہے وہ مُردہ سے زندہ کو پیدا فرماتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے، یہی (شان والا) تو

اللہ ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ (وہی) صبح (کی روشنی) کو رات کا اندھیرا چاک کر کے نکالنے والا ہے، اور اسی نے رات کو آرام کے لیے بنایا ہے اور سورج اور چاند کو حساب و شمار کے لیے، یہ بہت غالب بڑے علم والے (رب) کا مقررہ اندازہ ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

سَبَّحَ اسْمُ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔ الَّذِیْ خَلَقَ فِسْوٰی۔ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی۔ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی۔ (۱۸)

”اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں جو سب سے بلند ہے۔ جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا۔ اور جس نے (ہر ہر چیز کے لیے) قانون مقرر کیا پھر (اسے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا۔ اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا۔“

کائنات کا توازن نہ بگاڑو

قدرت نے جس طرح اپنی تخلیق میں تناسب، توازن اور اعتدال رکھا ہے اس کا مطالبہ ہے کہ بندے بھی اسی طرح اپنے عمل میں اعتدال و توازن رکھیں اور قدرت کی تخلیق میں خلل نہ ڈالیں۔ قدرت کے مقرر کردہ اس توازن کی حکمت کو سمجھنا، اسے اپنی عملی سرگرمیوں کا موضوع بنانا، اسے اپنی نفع رسانی سے جوڑنا، اس سے استفادہ کرنا، اس کا توازن برقرار رکھنا، اس میں خلل پیدا نہ کرنا، انسان کی ضرورت بھی ہے اور ذمہ داری بھی ہے۔

الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ۔ وَالسَّمَاءُ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ۔ وَاقْيُمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ۔ وَالْاَرْضُ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ۔ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ۔ فَبِأَيِّ آلَاٰی رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔ (۱۹)

”سورج اور چاند (اسی کے) مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔ اور زمین پر پھیلنے والی بوٹیاں اور سب درخت (اسی کو) سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کر رکھا ہے اور (اسی نے عدل کے لیے) ترازو

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

قائم کر رکھی ہے۔ تاکہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو کم نہ کرو۔ زمین کو اسی نے مخلوق کے لیے بچھا دیا۔ اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔ اور بھوسہ والا اناج ہے اور خوشبودار (پھل) پھول ہیں۔ پس (اے گروہ جنّ و انسان) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟“

آیت میں شمس و قمر کی گردش کا حساب، پیڑ پودوں کی شادابی، آسمان کی بلندی، زمین کی تخلیق، غلے اور پھل پھول کی پیدائش جیسی نعمتوں کو انسان کے سپرد کرنے کے ساتھ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ یہ سب کچھ قدرت کے ایک متوازن نظام اور معتدل انتظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام میں خلل ڈالنے اور اس حسن انتظام میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ قدرت کے عطیات سے اگر قدرت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق استفادہ کیا جائے تو یہ اصلاح ہے اور اگر ان اصولوں سے انحراف کیا جائے تو یہ فساد ہے۔ قدرت صرف عطیات ہی نہیں دیتی بلکہ طریقہ استعمال کی ہدایت بھی دیتی ہے، انسان کو دونوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔

کثافت کے پھیلاؤ کی ممانعت

ماحول کے تحفظ کے سلسلہ میں رسول پاک ﷺ کا ایک بنیادی حکم یہ ہے کہ گندگی پھیلانے سے پرہیز کیا جائے، خاص طور پر پبلک مقامات کو گندگی دے بچایا جائے، رسول پاک ﷺ نے سایہ دار درخت کے نیچے، راستہ میں اور مسجد میں گندگی پھیلانے سے شدت سے منع فرمایا، حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جو لعنت کا سبب ہیں، صحابہ نے پوچھا وہ لعنت کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے راستہ میں اور سایہ میں غلاظت کی جائے۔⁽²⁰⁾

پبلک مقام کی جامع شکل عہد نبوی میں مسجد تھی چنانچہ آپ نے مسجد میں تھوکنے سے منع فرمایا۔⁽²¹⁾ قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں، بے شعوری کی وجہ سے اب قربانی کے فضلات سڑکوں پر اور نالیوں میں بکھرے نظر آتے ہیں، گندگی پھیلتی ہے، بیماری بڑھتی ہے۔ حکم یہ ہے کہ قربانی کے فضلات کو دفن کر دیا جائے، اگر اس ہدایت پر عمل درآمد ہو تو ماحول کو آلودگی سے بچایا جاسکتا ہے، شریعت محمدی ﷺ نے ایسے ایندھن کے استعمال سے روکا ہے جس کا دھواں پڑوسی کے گھر میں جاتا ہو۔ فضائی آلودگی سے بچنے کے لیے یہ حکم ایک اصول اور کلیہ کی حیثیت رکھتا ہے، آج کل کی گاڑیوں اور فیکٹریوں کے دھوئیں کو ضابطہ بند بنایا جاسکتا ہے۔

پاکی اور صفائی کا اہتمام کرو

رسول پاک ﷺ کی ماحولیاتی تعلیم و تربیت کا دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ روح اور جسم، لباس اور مکان کے ساتھ ماحول کی صفائی کا پورا اہتمام کیا جائے، مسلمانوں کی صفت یہ بتائی گئی کہ وہ صفائی پسند ہوتے ہیں۔ قبا کے مومنوں کے بارے میں قرآن میں ہے:

فِيهِ رَجُلٌ شُحُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا طَوَّافًا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ۔ (22)

”اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔“

رسول پاک ﷺ نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور فرمایا:

النَّظَافَةُ تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبِهِ فِي الْجَنَّةِ۔ (23)

”صفائی ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں

لے جاتا ہے۔“

ہر انسان جنت میں جانے کا آرزو مند ہے، ہر شخص جنت کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے لیے ایمان و عمل کی تیاری کرتا ہے۔ مگر رسول پاک ﷺ کی اس انقلابی تعلیم پر غور کیجئے کہ اگر جنت میں گھر بنانا چاہتے ہو تو پہلے اپنے ماحول کو پاک صاف کر کے جنت نشاں بناؤ تا کہ تم صحیح معنوں میں جنت کے حقدار بن سکو۔

استعمال کرو اسراف نہ کرو

رسول پاک ﷺ کی ماحولیاتی تعلیم کا تیسرا اہم پہلو بقدر ضرورت استعمال کا نظریہ ہے جسے Conservation کہا جاتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے استعمال کے لیے بنائی ہے، اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا۔ (24)

”اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

ہے۔“

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ طَوَّالِيَهُ النَّشُورِ۔ (25)

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

”وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم و مسخر کر دیا، سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اُس کے (دیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے۔“

قرآن میں مزید واضح لفظوں میں تاکید کی گئی ہے کہ:

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔ (26)

”کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

”استعمال نہ کہ اسراف“ کے اس بنیادی اصول کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو ماحولیات میں عدم توازن کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ پانی، جنگلات، حیوانات، پرندے، معدنیات، توانائی، قدرتی وسائل اور خورد و نوش اور استعمال کی تمام ضروری اشیاء میں بقدر ضرورت استعمال (Conservation) کا اصول تحفظ اور توازن کا ماحول برقرار رکھے گا اور انسان پریشانیوں میں مبتلا نہیں ہو گا۔ اللہ کے اس حکم کے مخاطب حکومت، ادارے، عوام، سماج اور فرد سب ہیں اور ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرے۔

پانی کا تحفظ کرو

پانی قدرتی وسائل میں گر انقدر اہمیت کا حامل ہے، انسانی زندگی بہت حد تک پانی پر منحصر ہے، اس کے استعمال میں عدم توازن اور اس میں آلودگی کی وجہ سے انسانی ماحول کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔ قرآن کے نقطہ نظر سے پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس کی زندگی کی بنیاد بھی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ (27)

”اور ہم نے (زمین پر) ہر پیکرِ حیات (کی زندگی) کی نمود پانی سے کی۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ۔ (28)

”اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے (جاندار) کی پیدائش (کی کیمیائی

ابتداء) پانی سے فرمائی۔“

پانی کو اس کی فطری حالت پر باقی رکھنا اور اس کے استعمال میں سلیقہ کا لحاظ رکھنا انسانوں کی ذمہ داری ہے تاکہ اس سے زندگی بخشنے والی صلاحیت ختم نہ ہو جائے۔ پانی میں رہنے والے جاندار بھی زندہ رہ سکیں اور پانی استعمال کرنے والے انسان و حیوان بھی زندگی پاسکیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم ﷺ حضرت سعیدؓ کے پاس سے گزرے، اس وقت وہ وضو کر رہے تھے اور ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کر رہے تھے۔ رسول ﷺ نے فرمایا یہ کیسی فضول خرچی ہے۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ رسول پاک ﷺ نے جواب میں فرمایا:

نعم وان كنت علی نھر جار۔ (29)

”ہاں اگرچہ تم بہتی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ وضو کر رہے ہو۔“

اس تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ پانی کا استعمال بھی سلیقہ سے کیا جائے اور پانی کو آلودگی سے محفوظ بھی کیا جائے۔ اسی لیے رسول پاک ﷺ نے پانی میں غلاظت اور کثافت پھیلانے سے منع فرمایا ہے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ

ان رسول اللہ ﷺ نھی ان یبال فی الماء الدائم۔ (30)

”رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب

کیا جائے۔“

جب رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دوسری غلاظتوں کو پانی میں ڈالنا رسول پاک ﷺ کے لیے کس قدر تکلیف کا باعث ہو گا۔

حیوانات ماحول کی زینت ہیں

حیوانات انسان ہی کی طرح اللہ کی مخلوق اور ہمارے ماحول کا حصہ ہیں، انسانوں کی ضرورت اور انسانی ماحول کی زینت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارے استعمال کے لیے بنایا ہے اس لیے ان کی نسلوں کا تحفظ اور ان کی دیکھ بھال کرنا انسانوں کی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْأَنْعَامُ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ۔ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تُسْرِحُونَ۔ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ يَكُن لَّكُمْ بَلَدٌ مِّنْ قَبْلُ لَتَظُنُّوا أَن لَّا يَشْقِيَ الْإِنْسَانُ النَّفْسَ لَبِئْسَ لَكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ وَالْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْجَمِيرُ لَتَكُنُنَّ زِينَةً وَسَجْنَةً مَّا تَعْلَمُونَ۔ (31)

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

”اور اسی نے تمہارے لیے چوپائے پیدا فرمائے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس ہے اور (دوسرے) فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور ان میں تمہارے لیے رونق (اور دلکشی بھی) ہے جب تم شام کو چراگاہ سے (واپس) لاتے ہو اور جب تم صبح کو (چرانے کے لیے) لے جاتے ہو۔ اور یہ (جانور) تمہارے بوجھ (بھی) ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم بغیر جانکامہ مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے، بے شک تمہارا رب نہایت شفقت والا نہایت مہربان ہے۔ اور (اسی نے) گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کر سکو اور وہ (تمہارے لیے) باعثِ زینت بھی ہوں، اور وہ (مزید ایسی بازیمنت سواروں کو بھی) پیدا فرمائے گا جنہیں تم (آج) نہیں جانتے۔“

یہ آیت والٹڈ لائف کنزرویشن کی عظیم تحریک فراہم کرتی ہے، اس میں جانور کی تخلیق، ضرورت، مقصد اور ماحول کی ان سے زینت کے بہت سے گوشے اشاروں میں روشن کر دیئے گئے ہیں۔ خاص طور پر ایک ایسے سماج میں جس کی معیشت میں گلہ بانی مرکزی حیثیت رکھتی ہو، جانوروں کا صبح کو گھر سے نکلنا، چراگاہوں میں جانا اور شام کو واپس آنا ایسا خوش نما منظر پیش کرتا ہے جو انسانوں کی خوشی کا ذریعہ ہے۔

پیڑ پودے لگاؤ

ماحول میں ہریالی موسم کی سازگاری اور انسانوں اور جانوروں کی نفع رسانی کے لیے بہت ضروری ہے اس لیے رسول پاک ﷺ نے پیڑ پودوں کو لگانے کی اہمیت کا احساس دلایا حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مسلم غرس غرسا فكل منه انسان اودابة الا كان له به صدقة۔ (32)

”جو مسلمان کوئی پیڑ لگاتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے اور اس پیڑ پودے سے انسان، پرندے یا جانور کھاتے ہیں تو یہ پیڑ لگانے والے کے لیے صدقہ ہے۔“

شجرِ کاری کو رسول پاک ﷺ نے اتنی اہمیت دی ہے کہ قیامت تک اس کام کو کرتے رہنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان قامت الساعة وبدا احدكم فسيلة فان استطاع ان لا يقوم حتى يغزى سها فليفعل۔ (33)

”اگر قیامت کا وقت آجائے اور تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں

کھجور کا پودا ہو اور قیامت کے برپا ہونے سے پہلے وہ اسے لگا سکتا ہو تو

اسے ضرور لگا دینا چاہیے۔“

شجرِ کاری کے ذریعہ ماحول کا تحفظ کرنے کے سلسلہ میں اس سے بڑی بات نہیں کہی جاسکتی، جب کسی شخص کو اگلے لمحہ دنیا سے رخصت ہونے کا خیال آتا ہے تو وہ تعمیر و ترقی کے سارے کام بھول جاتا ہے اور بس اپنی نجات کے لیے فکر مند ہوتا ہے، مگر رسول پاک ﷺ نے حکم دیا کہ مرتے وقت تک ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا بھی آخرت میں سرخرو ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہ انقلابی تعلیم آخری رسول ﷺ ہی سے انسانیت کو مل سکتی ہے۔

رسول پاک ﷺ کی تعلیم کا سب سے اہم حصہ یہ ہے کہ آپ نے انسان کے اندر ذمہ داری اور جواب دہی کا احساس پیدا کیا ہے، آپ نے زمین و آسمان کی نفع بخش چیزوں اور ماحول کی ساری نعمتوں کو ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین فرمائی ہے اگر اس ذمہ داری کو پورا نہیں کیا تو دنیا میں چاہے حکومت اور معاشرہ باز پرس نہ کرے مگر قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور جواب دینا ہوگا، قرآن میں ہے:

ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ (34)

”پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے

گا (کہ تم نے انہیں کہاں کہاں اور کیسے کیسے خرچ کیا تھا)۔“

ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ کی عطا کردہ ان نعمتوں کی حفاظت کی جائے، بقدر ضرورت استعمال کیا جائے

اور فساد و بگاڑ سے بچایا جائے۔

نتائج:

قرآن و سنت کی اس صحت آفریں تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے ماحول کو پاک و صاف رکھنے کی فکر کرے، اپنے محلہ اور بستی میں صفائی کی مہم چلائے اور گندگی جمع نہ ہونے دے، وہ یہ بھی دیکھے کہ کہیں اس کی بے

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوہ نبوی کی روشنی میں

توحہ جی جراثیم کے پھیلنے اور فضا کو آلودہ کرنے کا سبب تو نہیں بن گئی ہے اس کے گھر کے باہر ایسا کوڑا تو نہیں ہے جو دوسروں کے لیے اذیت کا سبب ہے۔ اگر ایسا ہے تو پہلی توجہ صفائی ستھرائی پر دینی چاہیے۔

ماحول کو پرآگندہ ہونے سے بچانے اور اسے قدرتی طور پر برقرار رکھنے کے لیے اسلام نے صفائی اور طہارت و پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے اور اس کا آغاز انسان کے اپنے بدن سے صفائی سے فرمایا ہے۔ اس کے بعد انسان بالترتیب اپنے گھروں، گلیوں، محلوں اور عوامی مقامات کی صفائی و طہارت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے آبی ذخائر کو آلودہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ پانی میں رفع حاجت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے تاکہ یہ آلودہ نہ ہو۔ اسی طرح جانوروں اور درختوں کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ پرندوں کے گھونسلوں، جانوروں کی بلوں اور درختوں کے نیچے رفع حاجت نہ کی جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عطاء کردہ تعلیمات کو عملی طور پر اپنانا شروع کر دیا جائے تو بڑھتی ہوئی آلودگی پر مکمل طور پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور اگر اسی طرح ماحول کی کثافتوں پر کنٹرول نہ کیا گیا تو معاشرے میں انسان امراض میں روز بہ روز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ جس سے سماج میں رہنے والے افراد کی شرح اموت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم اور اسوہ حسنہ میں ماحول کے تحفظ کے جو اصول وضع کیے گئے ہیں ان کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر فروغ دینے کی ضرورت ہے نیز حفظانِ صحت کے لیے اس شعور کو بھی عوام الناس میں عام کرنے کی ضرورت ہے کہ نظافتوں کے گہوارے معاشرے سے سیکڑوں امراض انسانی کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔

سفارشات:

۱۔ تعلیمات اسلام میں نظافت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ معاشرے میں طہارت و پاکیزگی کے فروغ کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ماحول کو پرآگندہ ہونے سے بچانے میں مساجد کے ائمہ و خطباء کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

۲۔ ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمات سیرت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر آباد لاکھوں ایکڑ ارضی کو زرعی استعمال میں لائے۔

۳۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں ماحول کا تحفظ اس بات کا مقتضی ہے کہ آبادی کے بڑھنے کے ساتھ الگ شہروں کے قیام کو عمل میں لایا جائے۔

۴۔ ماحولیاتی تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے سوشل میڈیا، الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام الناس میں آلودگی کے مضمرات کی آگاہی کو اجاگر کیا جائے تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنے ارگرد کی کثافتوں سے چھٹکارا پاسکے۔

۵۔ ماحولیاتی تحفظ کے ضمن میں حضور نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ تعلیمات کو سکول، کالج، مدارس اور جامعات میں بطور سلیبس شامل کیا جائے اور جس قدر ممکن ہو اس کے لیے عملی اقدامات کو بھی فروغ دیا جائے۔

^۱ المعجم الوجیز، مجمع اللغة العربیة، قاہرہ، مصر، ۱۹۸۰ء، ص: ۲۲

^۲ - راغب الاصفہانی، ابوالقاسم، الحسین بن محمد، المفردات القرآن، دار القلم، دمشق، ۱۹۹۰ء، ج: ۱، ص: ۲۵۶

^۳ القرآن، ۲: ۱۷۷

^۴ - Marx, Karl. "Encyclopedia britannica." *Encyclopaedia Britannica Ultimate*

Reference Suite [M/CD]. Chicago: Encyclopaedia Britannica (2012).

^۵ ۱۔ ابن منظور، محمد بن کرم، لسان العرب، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ج: ۶، ص: ۷۸

^۶ - Marx, Karl. "Encyclopedia britannica." *Encyclopaedia Britannica Ultimate*

Reference Suite [M/CD]. Chicago: Encyclopaedia Britannica (2012).

^۷ ۷۔ قادری، حسین مچی الدین، اسلام اور تحفظ ماحولیات، منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور، ص: ۱۵

^۸ القرآن، ۱۴: ۵۵

^۹ ۹۔ عبد الرحمن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱ء، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں

- تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج: ۲، شمارہ: ۲

^{۱۰} ۱۰۔ عبد الرحمن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱ء، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں

- تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج: ۲، شمارہ: ۲

^{۱۱} ۱۱۔ عبد الرحمن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱ء، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں

- تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج: ۲، شمارہ: ۲

^{۱۲} القرآن، ۱۹: ۳۱

^{۱۳} ۱۳۔ قانون حمایہ البیۃ الاسلامی مقارنًا بالقوانین الوضعیہ، ص: ۳۳۹

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

- ¹⁴ - زر قا، مصطفیٰ احمد، المدخل الفقہی العام، دار القلم، دمشق، ۲۰۰۰ء، ج: ۲، ص: ۶۷۳
- ¹⁵ القرآن، ۳۰: ۴۱
- ¹⁶ القرآن، 2: 164
- ¹⁷ القرآن، 6: 95، 96
- ¹⁸ القرآن، 87: 1-4
- ¹⁹ القرآن، 27: 5-13
- ²⁰ بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح لمسلم، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستنجاء بالمین، بیروت، دار الکتب العلمیہ
- ۲۰۰۱ء، رقم: ۲۳۳
- ²¹ ابن ماجہ، محمد بن عبد اللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء، رقم: ۷۶۳
- ²² القرآن، 9: 108
- ²³ مناوی، عبد الرزاق، فتح القدر، دار القلم، مصر، ۱۹۹۹ء، ج: ۳، ص: ۲۷۰
- ²⁴ القرآن، 45: 13
- ²⁵ القرآن، 67: 15
- ²⁶ القرآن، 7: 31
- ²⁷ القرآن، 21: 30
- ²⁸ القرآن، 24: 45
- ²⁹ خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ، مشکوٰۃ، المصابیح، بیروت، دار لکتاب العلمیہ، ۲۰۰۰ء، رقم:
- ³⁰ نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۱ء، رقم: ۳۹۸
- ³¹ القرآن، 16: 5-8
- ³² بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء، رقم: ۶۰۱۲
- ³³ حنبلی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، مسند، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۲ء، ج: ۳، ص: ۲۹۱
- ³⁴ القرآن، 102: 8